خطبۂ

جمعۃ المبارک

صحابہ کرام کی حضور صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے پہلی ملاقاتیں

زیرِ سرپرستی

مجاہد تحریک ختم نبوت
جانشین حضور ضیاء الامت
پروردۂ آغوشِ ولایت
دامت برکاتہم العالیہ

حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

تحقیق و تالیف

محترم جناب
حضرت علامہ مولانا حافظ

ڈاکٹر محمد نعیم الدین الازہری صاحب

خطیب دربار عالیہ حضرت امیر السالکین بھیرہ شریف
مدرس و ترجمان دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

اکرام انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ


أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مرکزی موضوعات

- تمہید:
- سیرت کا انوکھا عنوان:
- مدینہ منورہ تشریف آوری:
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:
- حج کے موقع پہ ملاقات:
- صحابہ کرام کا حضور ﷺ کا استقبال کرنا:
- حضرت انس بن مالک کا اظہار محبت:
- حضور ﷺ کا پڑاؤ اور صحابہ کرام کا شوق خدمت:
- حضور ﷺ کی امت کی پہلی ملاقات:

الحمدُ للّه ثم الحمدُ لله، الحمدُ لله حمداً يُوافِي نِعَمَه ويُكافئ مزيدَه، يا ربَّنا لك الحمدُ كما ينبَغِي لِجلالِ وجهِك ولِعظيمِ سُلطانِك. سبحانَك اللهمَّ لا أُحصِي ثناءً عليك أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك. وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدُه ورسولُه وصفِيُّه وخليلُه.

خيرُ نبيٍّ أرسله.

أرسله الله إلى العالم كلِّهِ بشيراً ونذيراً.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاةً وسلاماً دائمَينِ متلازمَينِ إلى يوم الدين. وأوصيكم أيها المسلمون ونفسِي المذنبة بتقوى الله تعالى.

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْؕ-وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ(31)

اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تمہید:

برادران اسلام! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے ہم سب جمعۃ المبارک کے اجتماع میں حاضر ہیں، دعا ہے اللہ تعالی ہم سب کی یہ حاضری اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے اور اللہ کریم ہمیں اپنے پاک نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی غلامی اور اتباع نصیب فرمائے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے جس طرح حضور ﷺ سے محبت کی اور آپ کی سیرت کو آنے والی دنیا تک پہنچایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ سیرت طیبہ میں ایسے ہزارہا واقعات موجود ہیں جنہیں پڑھ کر ہمارا اپنے نبی ﷺ سے قلبی تعلق مزید مضبوط ہوتا ہے اور پتہ چلتا ہے کہ صحابہ نے کس طریقے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی اور حضور ﷺ نے کیسے ان پہ نظر کرم فرمائی۔

سیرت کا انوکھا عنوان:

سیرت کے حوالے سے ایک انوکھی کتاب لکھی گئی ہے جس کا نام "اللقاء الاول مع رسول اللہ" ہے، یعنی صحابہ کی اپنے نبی ﷺ سے پہلی ملاقات اور اس اچھوتے کام میں مصنف نے سیرت طیبہ کے صرف وہ منظر بیان کیے ہیں کہ جب صحابی حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اور اس کی پہلی ملاقات حضور سے ہوئی تو اس وقت کیا منظر تھا، کیا نظر کرم ہوئی کیسے اس کے من کی دنیا بدل گئی اور حضور کی نظر کرم میں وہ کیا کمال اللہ تعالی نے پیدا فرمایا کہ جو بھی آیا وہ آپ کی زلفوں کا اسیر ہو گیا، آپ کا دیوانہ ہو گیا اور اس کتاب میں انہوں نے بہت سے ایسے مناظر جمع کیے ہیں کہ جنہیں پڑھ کے ہمیں حضور ﷺ کی محبت کے نظارے اور جلوے نظر آتے ہیں۔

مدینہ منورہ تشریف آوری:

جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو صحابہ کرام تقریباً پندرہ دن سے حضور ﷺ کے انتظار میں تھے اور وہ ہر روز راستوں پہ کھڑے ہوتے اپنے مکانوں کی چھتوں پہ چڑھ جاتے کھجور کے درختوں پہ چڑھتے اور مدینے کی طرف سے آنے والا راستہ دیکھتے تھے کہ کب حضور ﷺ تشریف لائیں گے کیوں کہ انہیں پتہ تھا کہ حضور مکہ سے تشریف لا رہے ہیں تو ہر روز انتظار کے بعد جب سورج غروب ہونے لگتا تو اپنے گھروں کو چلے جاتے پھر ایک روز ایسا آیا کہ جب ایک یہودی باغ کے اندر کام کر رہا تھا اور جب اس کی نظر اس راستے کی طرف پڑی جو مدینے کی طرف سے آرہا

تھا اور اسے پتہ چلا کہ مہمان تشریف لا رہے ہیں اور اس کی نظر پڑی تو وہ مدینے کا وہ غیر معمولی منظر دیکھ کر خوش ہو گیا حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کوئی ذاتی تعلق نہیں تھا لیکن اس نے کہنا شروع کر دیا:

یا اہل یثرب ھذا جدکم قد اتاکم

کہ اے یثرب والو یہ تمہارے صاحب ہیں جو تشریف لا رہے ہیں ، جن کا انتظار تھا وہ آرہے ہیں۔ آؤ تم اپنے نبی کا دیدار کر لو، اپنے اس عظیم مہمان کو دیکھ لو۔

علامہ ابن اسحاق نے آگے اس کا ترجمہ لکھا کہ "جدکم "کا معنی جد اعلیٰ بھی ہوتا ہے اور عربی زبان میں جد کا معنی "حظ" بھی ہوتا ہے کہ

ھذا حظکم فی الدنیا والآخرۃ

یہ تمہارا حصہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت میں لکھا ہے یہ تمہارا نصیب ہے کہ تمہیں حضور کی غلامی میسر آرہی ہے اور جس کے نصیب میں ہو اسی کو ملتی ہے، تو وہ یہودی کہنے لگا کہ یہ تمہارا نصیب آرہا ہے، تمہارا حظ آرہا ہے، تمہارا حصہ آرہا ہے، آؤ تم ان کی زیارت کرو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واقعہ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات کا ایک نسخہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، اللہ کے رسول ﷺ! یہ تورات کا نسخہ ہے، آپ خاموش رہے، اور انہوں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا، جبکہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ بدلنے لگا، ابو بکر نے فرمایا:

ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعُوذُ بِاللَّه من غضب الله وَغضب رَسُوله صلى الله عَلَيْهِ وَسلم رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:" وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوسَى فَاتَّبَعْتُمُوهُ وَتَرَكْتُمُونِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي

گم کرنے والی تمہیں گم پائیں، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ انور کی طرف نہیں دیکھ رہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھا تو فوراً کہا: میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غضب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے۔ اگر موسیٰؑ بھی تمہارے سامنے آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو تم سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے، اور اگر وہ زندہ ہوتے اور وہ میری نبوت (کا زمانہ) پا لیتے تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔[مشکوۃ المصابیح / کتاب الإیمان / حدیث: 194[

آخر میں اپنے غلاموں کو دیکھ کر فرمایا

انتم حظی من الامم وانا حظکم من النبیین

کیا تمہیں پتہ نہیں ہے کہ امتوں میں سے تم میرے حصے میں آئے ہو اور نبیوں میں سے میں تمہارے حصے میں آیا۔ اور جس کے حصے میں رسول اللہ آجائیں اسے اور کیا چاہیے جس کے حصے میں حضور ﷺ کی غلامی آجائے اس کے لیے اور شرف کیا ہو سکتا ہے حضرت خواجہ غلام فخر الدین سیالوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرمایا

کروں شکر کتنا اور کروں فخر کتنا

کہ تیرے کرم نے مجھے فَائِزُ المَرام کیا

دیکھو بنا کے سیّد عالَم ﷺ کا امتی مجھکو

گناہ سے پہلے ہی بخشش کا انتظام کیا

یہ ہمارا نصیب اور مقدر ہے جس پہ ہمیں ناز کرنا چاہیے کہ ہمیں اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی غلامی نصیب ہوئی ہے اور آپ کی اتباع ہمارے مقدر میں لکھی ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ نبیوں میں سے میں تمہارا حصہ ہوں اور امتوں میں سے تم میرے حصہ ہو۔

حج کے موقع پہ ملاقات:

جب حضور ﷺ حج کے موقع پہ تشریف لے گئے اور ایک لاکھ سے زائد صحابہ موجود تھے، اگر ہزار بندے ہوں پھر بھی صاحب صدر کو دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے، تو جب ایک لاکھ سے زیادہ اجتماع تھا اور ہزاروں ایسے لوگ تھے جنہوں نے ابھی تک ایک دفعہ بھی حضور کو دیکھا نہیں تھا، تو وہ ایڑیاں اٹھا اٹھا کے حضور کو دیکھنے کی کوشش کرتے کہ ایک جھلک مدینے والے آقا کی نصیب ہو جائی، جب حضور نے صحابہ کو مشکل میں پڑھتے ہوئے دیکھا کہ میری زیارت میں انہیں مشکل پیش آرہی ہے تو حضور ایک بلند ٹیلے پہ چلے گئے اور اپنی اونٹنی قصواء کے اوپر سوار ہو گئے اور پھر اپنے صحابہ کو اپنا دیدار کروایا اور ساتھ حضور فرماتے:

خذوا عنی مناسککم

اے میرے غلامو! مجھ سے دین کے مسائل سیکھ لو مجھ سے دین سمجھ لو، جو سوال کرنا ہے وہ کر لو، اس کے بعد شاید حج کے موقع پہ تمہاری اور میری ملاقات نہ ہو سکے، جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھ لو، تو یہ بھی وہ منظر تھا جس میں صحابہ نے اپنے نبی کو پہلی دفعہ دیکھا اور حضور ﷺ مسکرا مسکرا کر اپنے غلاموں کو دیکھتے رہے اور ان کے اوپر نظر کرم فرماتے رہے۔

صحابہ کرام کا حضور ﷺ کا استقبال کرنا:

حضرت سیدنا حسان ابن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پاک میں داخل ہوئے تو حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی چادر سے حضور پہ سایہ کر رکھا تھا اور جو صحابی حضور کو دیکھتا تو اپنی زبان سے محبت بھرا جملہ کہتا کوئی کہتا "اشھد انک رسول اللہ" یارسول اللہ میں دل سے گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، کوئی کہتا "انی احبک یارسول اللہ "یارسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور حضرت انس بولے:

یارسول اللہ میرا نام انس ہے میں چھوٹا سا بچہ ہوں میں بھی آپ کو سلام کرتا ہوں۔ کوئی کہتا "انزل عندی یا رسول اللہ "یارسول اللہ میرے گھر میں تشریف لائیں مجھے خدمت کا موقع عطا فرمائیں پھر اسی قافلے میں حضور ﷺ نے ایک بچے کو کھڑا ہوا دیکھا فرمایا

یا ولد مااسمک

اے بچے تیرا کیا نام ہے انہوں نے کہا: میں زید ہوں، فرمایا: تو کس کا بیٹا ہے تو کہنے لگے میں ثابت کا بیٹا ہوں تو آپ نے فرمایا کل میرے پاس آکر مجھ سے ملاقات کرو، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں کو بھی اپنی نظر کرم سے نوازا اور کوئی شخص حضور ﷺ کے لطف و کرم سے محروم نہ رہا۔

تو جب حضرت زید نے حضور ﷺ سے ملاقات کی پھر سرکار نے انہیں اپنی صحبت میں یوں پروان چڑھایا کہ قرآن بھی سکھایا، تین بین الاقوامی زبانیں بھی سکھائیں فقہ کا علم عطا فرمایا، مواریث یعنی وراثت کے علم کا انہیں ماہر بنایا اور جب حضور ﷺ کا وصال ہوا اس وقت حضرت زید کی عمر 22 سال تھی اور یہی بچہ جس کو سرکار نے اپنی نظر کرم سے نوازا تھا جب حضور کا وصال ہوا تو سب سے پہلے پورے قرآن کو ایک نسخے میں جمع کرنے کا شرف اسی بچے کے نصیب میں آیا۔

یہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کا کمال ہے کہ جس پہ نگاہ پڑ گئی اس کو عام لوگوں میں سے اٹھا کے خاص بنا دیا اور اس کو اتنا نوازا کہ اپنے وقت کا عظیم عالم اور اپنے وقت کا ایک عظیم امام بنا دیا۔

حضرت انس بن مالک کا اظہار محبت:

حضرت انس ابن مالک فرماتے ہیں:

دخل النبی فی المدینۃ وقلنا طلعت الشمس مع انہ کان وقت غروب

کہ جب حضور ﷺ مدینے میں داخل ہوئے تو ہمیں یوں لگا جیسے سورج طلوع ہو گیا ہے حالانکہ وہ سورج کے غروب ہونے کا وقت تھا مغرب سے پہلے اور عصر کے وقت حضور ﷺ تشریف لائے لیکن ایسے لگتا تھا کہ جیسے سورج طلوع ہو گیا ہے اور حضرت حسان ابن ثابت نے پہلی نظر جب حضور ﷺ کے چہرہ مبارک پہ ڈالی تو یہ شعر کہے

لما رأيت أنواره سطعت
وضعت من خيفتي كفي على بصري
خوفاً على بصري من حسن طلعته
فلست أنظره إلا على قدري

کہتے ہیں جب میں نے حضور ﷺ کے انوار کو چمکتے اور طلوع ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے انوار کی بہتات اور کثرت کی وجہ سے اپنی ہتھیلی کو اپنی آنکھوں پہ رکھ لیا، کہ مجھ سے وہ منظر پوری طرح دیکھا نہ جا رہا تھا۔

اتنے انوار و تجلیات تھے کہ آنکھیں چندیا رہی تھیں اور میں نے اپنی ہتھیلی کو اپنی آنکھوں پہ رکھ لیا کہتے ہیں مجھے اس بات کا خوف تھا کہ حضور ﷺ کے حسن و جمال کی وجہ سے میری آنکھیں اور بصارت کہیں متاثر نہ ہو جائے اتنا نور ہے اتنا جمال ہے کہ آنکھ وہاں پہ ٹکتی نہیں ہے بس میں حضور ﷺ کو اتنا ہی دیکھا جتنا دیکھ سکتا تھا۔ تو ہمارے ایک اردو شاعر نے حضرت حسان کے اس شعر کا اردو میں ترجمہ کر دیا اس نے کہا

ہم نے ان کو اتنا دیکھا جتنا دیکھا جا سکتا تھا
لیکن پھر بھی دو آنکھوں سے آخر کتنا دیکھا سکتا تھا

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک نظر جس نے دیکھا وہ فریفتہ و دیوانہ ہو گیا۔

حضور ﷺ کا پڑاؤ اور صحابہ کرام کا شوق خدمت:

جب حضور ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہر کسی کی چاہت تھی اور زبان پہ یہ کلمات تھے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئیں لیکن حضور کا یہ فرمانا کہ میری اونٹنی کو چھوڑ دو اسے معلوم ہے کہ اس نے کہاں پہ بیٹھنا ہے تو اس میں حکمت تھی حضور ضیاء الامت علیہ الرحمہ نے ضیاء النبی شریف کی دوسری جلد میں لکھا:

کہ اس کے اندر حکمت یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا اگر میں اپنی مرضی سے کسی کے گھر میں گیا تو اوس اور خزرج میں پہلے بہت لڑائیاں چل رہی ہیں اور بڑی مشکل سے اسلام نے ان کو جمع کیا ہے کہیں ایسے نہ ہو کہ اوس اور خزرج اس بات کو محسوس کر جائیں کہ فلاں کے گھر میں ٹھہرے اور فلاں کے گھر نہیں ٹھہرے تو حضور ﷺ نے فرمایا جہاں میری اونٹنی بیٹھے گی وہیں میرا پڑاؤ ہو گا وہیں میرا قیام ہو گا۔

یہ حکمت مصطفی ہے تو اونٹنی چلتی رہی اور صحابہ کے دل دھڑکتے رہے کہ کس جگہ اونٹنی بیٹھے گی اور پھر آخر وہاں پہ بیٹھی جہاں آج حضور ﷺ کا روزہ انور بنا ہوا ہے، تو اس جگہ اور بھی گھر آباد تھے اور حضرت ابو ایوب انصاری میزبان رسول کا گھر بھی تھا تو آپ نے جلدی جلدی حضور کا سامان اٹھایا اور اپنے گھر میں رکھ دیا تو جب باقی کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارا گھر بھی ساتھ ہے تو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ آدمی وہیں پہ جاتا ہے جہاں اس کا سامان ہوتا ہے ابھی وہ سامان رکھ رہے تھے تو حضرت اسد بن زرارہ نے حضور ﷺ کی اونٹنی کی نکیل کو تھام لیا اور کہنے لگے

ناقۃ رسول اللہ فی حظیرتی انا اطعمہا واسقیہا

رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کی خدمت میں کروں گا اس کے دانہ پانی کا خیال رکھوں گا۔

ایک اور صحابی آگے بڑھے جن کا نام حضرت سعد ابن عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ ہے وہ کہنے لگے

واللہ یا ابا ایوب لم تصنع طعاما لرسول اللہ طعام رسول اللہ من بیتی

کہ ابو ایوب حضور ﷺ کا کھانا آپ نے نہیں بنانا رسول اللہ ﷺ کا کھانا میں اپنے ذمہ لیتا ہوں۔

اسے مبادرہ کہتے ہیں یعنی خدمت میں آگے بڑھ جانا، حضور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبادرہ پسند تھا۔ اس سے پیغام بھی ملتا ہے کہ نیک کاموں میں انتظار نہیں کرنا چاہیے آگے بڑھ کے اس میں شامل ہو جانا چاہیے جہاں دیکھو کوئی نیک کام ہے کوئی خیر کا کام ہے برکت حاصل ہو رہی ہے تو وہاں لائن میں لگ کے باری کا انتظار نہ کرو بلکہ وہاں آگے بڑھ جاؤ کہ اللہ تعالی تمہیں اس عظیم سعادت سے بہرہ ور فرمادے۔

حضور ﷺ کی امت کی پہلی ملاقات:

حضرات محترم! جس صحابی کی بھی پہلی ملاقات ہوئی تو اس کے لیے یادگار بن گئی اور ساری زندگی کے لیے اس کی خوشبو باقی رہی۔ یہ تو صحابہ کی پہلی ملاقاتیں تھیں لیکن جب ہم غلاموں کی پہلی ملاقات قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ سے ہوگی پھر اس کا منظر کیا ہوگا؟ کیسے حضور نوازیں گے؟ کیسے سرکار نظر کرم فرمائیں گے؟ اس پہلی ملاقات کا منظر بھی دیدنی ہوگا اور اس میں یہ حدیث بھی ایمان کو جلا بخشتی ہے

ایک دن صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی جماعت سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا ایمان افروز سوال کیا:

اَیُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَیْکُمْ یْمَانًا ؟

”تمہارے نزدیک کس مخلوق کا ایمان عجیب ترین ہے؟“

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا:

”یارسول اللہ! فرشتوں کا“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَالَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَھُمْ عِندَ رَبِّہِمْ ؟

”وہ کیسے ایمان نہ لائیں جبکہ وہ اللہ کی حضوری میں ہوتے ہیں اور ہمہ وقت اس کی تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے ہیں۔“

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا:

(یارسول اللہ!) انبیاء اکرام کا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَالَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ؟

"وہ کیسے ایمان نہیں لائیں گے جبکہ ان پر وحی اترتی ہے؟"

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے (معصومیت بھرے انداز سے) عرض کیا:

"(یارسول اللہ!) پھر ہمارا ایمان عجیب تر ہو گا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وَمَالَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَ اَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ؟

"کیا تم (اب بھی) ایمان نہ لاؤ گے جبکہ تمہارے سامنے ہر وقت میرا سراپا رہتا ہے؟"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَلَا! اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ يْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا.

مشکوۃ المصابیح، باب ثواب ھذہ الامۃ، 584

"میرے نزدیک ساری کائنات میں سب سے عجیب (قابل رشک) ایمان ان لوگوں کا ہے جو تمہارے بعد ہوں گے۔ وہ صرف اوراق پر لکھی ہوئی کتاب دیکھیں گے اور اس پر ایمان لے آئیں گے۔"

حضرات محترم! یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت سے محبت کا اظہار ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو حضور کی سچی پکی غلامی اور محبت نصیب فرمائے۔

نوٹ: اپنی قیمتی آراء اور درس پاک میں غلطیوں سے آگاہ کرنے کیلئے دیئے گئے نمبر پہ وٹس میسج کیجئے۔

شکریہ

0300.3027231



0332.5021732
0300.3027231

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

اکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ